سید یونس الحسنی

جنرل صدر اور آج کی بات

افغان معاملات میں قومی رائے کے بالکل الٹ سولو فلائٹ نے پاکستانی حکمرانوں کو کئی آزمائشوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ امریکی بُلٹ کو سلیوٹ کر کے برادران دینی کے خون سے اپنے دامن کو داغدار کرنا کسی طرح جائز نہیں تھا مگر ''وہن'' یعنی حب دنیا اور کراہیۃ الموت کی کیفیت نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ وہ ڈالروں کے سیلاب بلا خیز کی راگنی پوری قوت سے الاپتے رہے، یہود نما نصرانیوں کے پرفریب وعدہ ہائے فردا پر ریجھتے رہے، انہوں نے عقبیٰ کی سرخروئی پر دنیوی کامرانی کو ترجیح دی۔ نتیجتاً انہیں اپنے محبوب مردود کی روایتی مگر سنگین بے وفائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اب صورت حال کچھ ایسی ہے کہ دل ڈولتا ہے۔ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

وعدوں کی لسٹ پر بہت سے لوگ فدا ہو رہے تھے، خاص طور پر قادیانی اس کا پراپیگنڈہ شد و مد سے کرتے رہے کہ اگر ہم امریکہ کے اتحادی بنیں گے تو ''بین الاقوامی برادری'' ہمیں خوب نوازے گی مثلاً

☆ پاکستان کے تمام قرضے معاف کر کرا کے اسے اس بوجھ سے نجات دلائی جائے گی۔

☆ ڈالرز کی ریل پیل سے ہماری بگڑی معیشت سنور جائے گی۔

☆ آئندہ قرضوں کی بجائے بے پناہ مالی و مادی امداد دی جائے گی جس سے پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور خوشحالی اس کے قدم چومے گی۔

☆ دفاعی طور پر پاکستان ایک مستحکم ترین ملک بن جائے گا اور اس کی سلامتی کو درپیش تمام خطرات دور کئے جائیں گے۔

☆ مسئلہ کشمیر فوری طور پر حل کیا جائے گا۔

دراصل یہ ایک دلفریب دھوکہ تھا اور اس کا پختہ ثبوت گزشتہ چند دنوں کے اخبارات میں شائع ہونے والے جرمنی، جاپان، فرانس، آسٹریلیا، کینیڈا، برطانیہ اور دیگر ممالک کی سربرآوردہ شخصیات کے بیانات اور ہمارے وزیر خزانہ کی ناکام دوروں کے بعد موت جیسی خاموشی سے ملتا ہے۔

☆ جرمن چانسلر نے کہا کہ ''پاکستانی قرضوں کی معافی حقیقت سے بہت دور کا معاملہ ہے۔ البتہ امداد سے انکار نہیں''

☆ صدرِ فرانس کہتے ہیں ''ہم پاکستانی قرضے معاف نہیں کر سکتے البتہ ری شیڈول کر دیں گے''

☆ جاپانی وزیرِ خزانہ کا بیان ہے'' جاپان لمبی مدت کیلئے قرضوں کی ری شیڈولنگ کر رہا ہے، معاف نہیں ہو سکتے''

☆ کینیڈین وزیر اعظم نے اعلان کیا، ہم پاکستانی قرضوں کو بیس سال کیلئے ری شیڈول کر رہے ہیں، معاف نہیں''

☆ ویٹی کن کے پروردہ ٹونی بلیئر وزیر اعظم برطانیہ نے واضح کیا'' پاکستان کے قرضے معاف کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر ہم طویل مدتی ری شیڈولنگ کر رہے ہیں۔ پاکستان نے اتحادیوں میں شامل ہو کر اپنا فرض پورا کیا ہے کسی پر احسان نہیں کیا''

☆ آئی ایم ایف نے سابقہ قرضے معاف کرنے سے انکار کر کے ری شیڈولنگ اور نئے قرضوں کے اجرا کی نوید دی جس کی پہلی قسط شاید مل چکی ہے۔

وطنِ عزیز کے صاحبانِ بصیرت روزِ اوّل سے جنرل صدر کو باور کرانے کی ناکام سعی کرتے رہے ہیں کہ یہ تمام وعدے بالآخر آپ کے گلے کی مستقل پھانس بن جائیں گے اور سلامتی کے خطرات میں اضافہ بھی ہو جائے گا مگر وہ خود کو عقلِ کل جان کر دینی و سیاسی رہنماؤں کی ہر تجویز کو بلڈوز کر گئے۔ انہوں نے ملتِ اسلامیہ کا قائد بننے کے دعویدار ملک کو ''مرزا طاہر قادیانی، شوکت عزیز، عمر اصغر، راشد قریشی، معین حیدر اور طارق عزیز جیسے استعماری ایجنٹوں کی سنگت میں آئمہ کفر کی دہلیز چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ اب حالت یہ ہے کہ ان کے بیانات اپنی ایسی ناکام و نامراد حسرتوں کے تذکار ہیں جو ان کی قاموسِ قلب و ذہن کی زینت نہیں بن سکیں۔

نام نہاد ''بین الاقوامی برادری'' عجیب کھیل کھیلتی اور اقوام و ملل کو تگنی کا ناچ نچواتی رہتی ہے۔ ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت ۱۱ر ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر گرایا اور نشانہ بے چارہ افغانستان بنوایا کہ وہاں اسلامی نظام قائم کیا گیا تھا۔ اس برادری میں شامل کچھ مسلم لوگوں نے بھی افغانوں کی اس پیش رفت کو بقول بلیئر نئی تہذیب کے ساتھ تصادم قرار دیا اور امریکی و اتحادی حملے اس لئے بھی ضروری قرار پائے۔ اس کارروائی سے اتحادیوں نے کئی اہداف حاصل کرنے کی راہ ہموار کر لی ہے جن کا ذکر پھر کبھی سہی۔ سرِ دست ایک معاملہ زیرِ نظر ہے کہ اب پاک وطن کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ عجیب و غریب خبریں آ رہی ہیں۔ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ، امریکہ اسرائیل یک جان دو قالب ہمراہ بقیہ اتحادی، حکومتِ پاکستان سے پُر زور مطالبہ تھا کہ C.T.B.T پر دستخط کرو، جب پذیرائی نہ ہوئی تو کئی ایک پابندیوں میں جکڑ لیا گیا جو افغانستان میں منہ کالا کرانے کے باوصف قائم ہیں۔ تازہ ترین معاملہ بڑا ہولناک ہے۔ اسرائیلی اور امریکی کمانڈوز جن کی تعداد بائیس سو ہے۔ جنرل صدر کے ڈاؤن فال پر پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ کرنے کی طویل پریکٹس کر رہے ہیں۔ اسی دوران پینٹا گان نے پاکستان کو پیشکش کی ہے کہ وہ اس کے نیوکلیئر اثاثوں کی حفاظت میں بھر پور کردار ادا کرنے کو تیار ہے۔ حکومتِ پاکستان نے جواباً کہا کہ ہمارا حفاظتی نظام فول پروف ہے، فکرمندی کی ضرورت نہیں۔ جواب الجواب تھا۔

پینٹا گان کی نظر میں یہ پُر فریب جھوٹ ہے۔ آپ کے ایٹمی اثاثے بنیاد پرستوں کی دستبرد میں ہیں۔ اس لئے ہم اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ پھر اخبارات میں آیا کہ ایک ٹیم امریکہ بھیج دی گئی ہے جو ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کی تربیت لے کر آئے گی۔ ساتھ ہی مختلف جگہوں پر اینٹی ائیر کرافٹ گنیں نصب کر دی گئیں اور قوم کو باور کرایا گیا کہ یہ اقدام اس لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ۱۱ ستمبر کی طرح یہاں بھی کسی سر پھرے سے ویسا ہی خطرہ ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف ایک اور کڑی ملائی گئی۔ بھارتی پارلیمنٹ پر حملے کا کھڑاک سنائی دیا۔ عجیب ڈرامہ سٹیج کیا جا رہا ہے، جس نے ہمارے مقتدرین کو بری طرح بوکھلا کر رکھ دیا ہے۔ امریکی اتحادیوں کے حمایتیوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ وہ بھی کہہ رہے ہیں، یہ سب اچھا نہیں ہوا۔ اب بھارت سے پاکستان پر حملہ کرانے کیلئے بہانہ طرازی کی جا رہی ہے اور مغربی حیلہ سازوں کے سامنے یہ کوئی بڑی یا بری بات نہیں ہوگی۔ دونوں اطراف کی فوجیں سرحدوں پر الرٹ ہیں۔ ہم بالجبر جس کھیل کا حصہ بنائے گئے تھے، اب اس کی چکی کے دو پاٹوں کے بیچوں بیچ سینڈوچ بنائے جا رہے ہیں۔ یہ برکت ہے اس سولو فلائٹ کی جو جنرل صدر نے کی۔ قومی رائے کو فوجی بوٹ کی ٹھوکر مار کر ہم جس جانکنی کے عالم میں ہیں۔ آخر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ہر ایک آج یہی سوال کرتا ہے اور یہی آج کی بات ہے۔

چہرے تھکے تھکے ہیں تو رنگت اُڑی اُڑی

ہر ایک آئینہ مجھے دھندلا دکھائی دے

باخبر ذرائع ایک عرصہ سے خبردار کر رہے تھے، کہ موجودہ حکمران بالخصوص جنرل صدر قادیانی مغبچوں کے نرغے میں ہیں۔ شوکت عزیز، عمر اصغر خان مشکوک لوگ ہیں جبکہ صدر کا پرسنل سیکرٹری طارق عزیز سکہ بند قادیانی ہے۔ رہ گئے وزیر داخلہ تو ان کے منہ میں کبھی بھی اپنی زبان نہیں رہی، وہ پرایا مال کھاتے اور بیگانی بولی بولتے رہتے ہیں۔ پوری ٹیم ایک عرصہ سے یورو امریکن لہجہ اپنائے ہوئے ہے۔ نامعلوم وجوہ کے تحت قادیانی گروہ نے وطن عزیز میں تبلیغ ارتداد میں کھلم کھلا انداز اختیار کر لیا ہے۔ پی ٹی وی کے چند پروگراموں میں قادیانی حضرات کو بھی کمپیئرنگ کرتے اور بطور دانشور ملکی حساس معاملات پر گفتگو کرتے دکھایا گیا۔ عجیب سوچوں میں گھر گئے ہیں وفا کی نگری کے بسنے والے، مصطفےٰ کمال کو آئیڈیل بنانا، جہادی تنظیموں کے خلاف شروع سال ہی سے وزیر داخلہ کا جارحانہ طرز تکلم، اتحادیوں کی جلائی آگ میں کودنا اور اپنوں کو خاک و خون میں تڑپانا، مسئلہ کشمیر یونہی لٹکے رہنا، قادیانیوں کا برساتی مینڈکوں کی طرح اپنے بلوں سے نکل کر آوازے کسنا، افغان صورت حال کو قادیانی مبلغوں کے قتل کا وبال قرار دینا سر چڑھ کر ارتدادی دعوت دینا آخر کار بھارت سے دست و گریباں ہونے کا مرحلہ وارد ہونے پر بغلیں بجانا، اور حکمرانوں کا آنکھیں موندھ لینا پوری قوم کو کیا پیغام دیتا ہے؟ یہ کس قسم کی کیفیات ہیں، انہیں کیا نام دیا جائے؟ یہ بھی آج ہی کی بات ہے۔ **فاعتبرو یا اولی الابصار**